دوکان کے سامنے ٹھیلا لگانے والے سے کرایہ لینا کیسا اور اس ٹھیلے والے سے خریداری کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Sar 7153 تاریخ:29-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ دوکان کے سامنے جو اسٹالز یا ٹھیلے لگے ہوتے ہیں، وہ سرکاری جگہ پر لگے ہوتے ہیں، لیکن دوکاندار بعض اوقات انہیں جگہ فروخت کر دیتے ہیں یا ان سے ماہانہ کرایہ وصول کرتے ہیں، حالانکہ وہ جگہ دوکاندار کی نہیں ہوتی۔ کیا دوکاندار کا اپنی دوکان کے سامنے والی سرکاری جگہ بیچنا یا کرایہ پر دینا شرعاً جائز ہے؟ نیز چلتے رستے میں بیٹھ کر سامان فروخت کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

دوکاندار کا اپنی دوکان سے باہر رستے پر لگے ٹھیلے یا اسٹالز کی جگہ فروخت کرنا یا کرایہ پر دینا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ دوکان سے باہر رستے میں جس جگہ پر ٹھیلے یا اسٹالز لگے ہوتے ہیں وہ جگہ گورنمنٹ کی ملکیت میں ہوتی ہے، دوکاندار کی نہیں اور انسان جس چیز کا مالک نہ ہو، اسے بیچنے سے نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، نیز بیع اور اجارے کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بیچنے والا اور کرایہ پر دینے والا، چیز کا مالک بھی ہو، جبکہ دوکاندار دوکان سے باہر رستے کی جگہ کا مالک نہیں ہوتا، لہذا نہ یہ بیچ سکتا ہے اور نہ ہی یہ کرایہ پر دے سکتا ہے۔

راستے میں بیٹھ کر سامان فروخت کرنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ راستہ کشادہ ہو کہ ان کے بیٹھنے سے گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو اور قانوناً بھی اجازت ہو، کیونکہ اگر ان کے بیٹھنے سے گزرنے والوں کو تکلیف ہو جیسا کہ ہمارے ملک میں اکثر جگہوں پر تکلیف دہ صورتِ حال ہی ہے یا خلافِ قانون ہونے کی صورت میں ذلت یا سزا اٹھانی پڑے گی یا رشوت دینی پڑے گی تو ان کا سامان فروخت کرنا، ناجائز ہے اور اس صورت میں ان سے خریدنا بھی منع ہے، کیونکہ ان سے خریدنا ان کی ناجائز کام پر مدد کرنا ہے اور ناجائز کام پر مدد کرنا منع ہے کہ جب لوگ ان سے خریدیں گے تو یہ وہیں پر بیچیں گے اور جب لوگ ان سے خریدنا چھوڑ دیں گے، تو یہ بھی فروخت کرنا چھوڑ دیں گے۔

جو چیز ملکیت میں نہ ہو، اسے بیچنے کی ممانعت کے بارے میں جامع ترمذی میں ہے:"قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: لا تبع مالیس عندک"ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تمہاری ملکیت میں نہیں تو اسے فروخت نہ کرو۔

(جامع ترمذی، ج02، ص525، مطبوعہ دار الغرب الاسلامی، بیروت)

مبسوط میں ہے:" **تأويل النهي عن بيع ماليس عند الإنسان بيع ماليس في ملكه**۔۔۔فقال صلى الله عليه وسلم لا تبع ماليس عندک"ترجمہ: انسان کے پاس جو چیز موجود نہ ہو اسے بیچنے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ اس چیز کو بیچنا ہے جو اس کی ملکیت میں نہیں ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس چیز کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو۔

(المبسوط للسرخسی، ج13، ص70، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

ردالمحتار میں ہے:"شرط المعقود علیہ ان یکون موجودا مالا متقوما مملوکا فی نفسہ، وان یکون ملک البائع فیما

يبيعه لنفسه "ترجمہ: معقود علیہ (جس چیز پر عقد ہو رہا ہے) کی شرط یہ ہے کہ وہ موجود، مالِ متقوم اور مملوک ہو اور یہ کہ جس چیز کو بائع بیچ رہا ہے وہ اس کی ملکیت میں ہو۔ (ردالمحتار، ج05، ص58، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "بیع کے لیے چند شرائط ہیں: بائع و مشتری کا عاقل ہونا۔۔۔۔ مبیع کا مملوک ہونا اور اگر بائع اس چیز کو اپنے لیے بیچتا ہو تو اس چیز کا ملکِ بائع میں ہونا ضروری ہے۔" (بہار شریعت، ج02، ص616، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جو چیز ملکیت اور ولایت میں نہ ہو اسے اجارے پر نہ دینے کے بارے میں فتاوی ہندیہ میں ہے: " إذا بنى المشرعة على ملك العامة ثم آجرها من السقائين لا يجوز سواء آجر منهم للاستقاء أو آجر منهم ليقوموا فيها ويضعوا القرب "ترجمہ: جب کسی نے (دریا کے کنارے) عوام کی ملکیت پر گھاٹ بنایا پھر اس نے پانی پلانے والوں کو کرایہ پر دے دیا، تو یہ جائز نہیں، خواہ اجارہ پانی پینے پر کیا ہو یا وہاں قیام کرنے اور برتن رکھنے پر کیا ہو۔ (فتاوی ہندیہ، ج04، ص453، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: " ومنها الملك والولاية فلا تنفذ إجارة الفضولي لعدم الملك، والولاية "ترجمہ: اجارے کی شرائط میں سے ایک شرط ملک اور ولایت ہے، پس فضولی کا اجارہ کرنا ملک اور ولایت نہ ہونے کی وجہ سے نافذ نہیں ہو گا۔
(بدائع الصنائع، ج04، ص177، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

راستہ میں سامان بیچنے کے بارے میں منحۃ السلوک میں ہے: " (ويباح الجلوس في الطريق للبيع إذا كان واسعاً، لا يتضرر الناس به) أي بجلوسه (ولو كان الطريق ضيقاً: لا يجوز) لأن المسلمين يتضررون بذلك وقال عليه السلام: "لا ضرر ولا ضرار في الإسلام "ترجمہ: راستے میں اشیاء بیچنے کے لئے بیٹھنا جائز ہے، جبکہ راستہ کشادہ ہو کہ لوگوں کو اس کے بیٹھنے سے تکلیف نہ ہوتی ہو اور اگر راستہ تنگ ہو تو جائز نہیں، کیونکہ مسلمانوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے اور سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام میں نہ اذیت لینا ہے نہ دینا ہے۔ (منحۃ السلوک شرح تحفۃ الملوک، ج01، ص428، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

ضرر نہ ہونے کی صورت میں خریدنا، جائز ہونے کے بارے میں فقیہ النفس امام قاضی خان علیہ رحمۃ الرحمن لکھتے ہیں: " إن كان الطريق واسعاً لا يتضرر الناس بقعوده لا بأس بالشراء منه " ترجمہ: اگر رستہ کشادہ ہے جس میں بیٹھنے سے لوگوں کو گزرنے میں تکلیف نہیں ہوتی، تو اس سے خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔ (فتاوی خانیہ، ج02، ص142، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ضرر دینے اور لینے سے بچنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا ضرر ولا ضرار، من ضار ضره الله، ومن شاقّ شق الله عليه "ترجمہ: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "نہ ضرر لو نہ ضرر دو۔ جو ضرر دے اللہ عزوجل اس کو ضرر دے گا اور جو مشقت میں ڈالے اللہ عزوجل اس کو مشقت میں ڈالے گا۔
(سنن الدارقطنی، ج4، ص51، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ)

خود کو ذلت میں ڈالنے سے بچنے کے متعلق جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، مشکوۃ المصابیح میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے: " قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي للمؤمن ان يذل نفسه "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مومن کو جائز نہیں کہ خود کو ذلت ورسوائی میں مبتلا کرے۔

(جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح، ج02، ص498، مطبوعہ لاھور)

امام محمود بن احمد عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "اذلال النفس حرام" ترجمہ: نفس کو ذلت پر پیش کرنا حرام ہے۔

(البنایہ شرح الھدایہ، کتاب النکاح، باب فی الاولیاء والاکفاء، ج04، ص619، مطبوعہ کوئٹہ)

خلافِ قانون امر کا ارتکاب کرنے سے بچنے کے بارے میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: "ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو اور جرم کی حد تک پہنچے، شرعاً بھی ناجائز ہوگا کہ ایسی بات کے لئے جرمِ قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔" **(فتاوی رضویہ، ج20، ص192، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

ناجائز کام پر مدد کرنے کے ممنوع ہونے کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے: ﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ **(پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت02)**

مذکورہ بالا آیت کے تحت امام ابوبکر احمد الجصاص فرماتے ہیں: "﴿ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ نھی عن معاونۃ غیرنا علی معاصی اللہ تعالی" ترجمہ: آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ **(احکام القرآن، ج02، ص429، مطبوعہ کراچی)**

بیچنے کے ناجائز ہونے کی صورت میں اس سے خریدنے میں اس کی مدد کرنے کے بارے میں فقیہ النفس امام قاضی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "والشراء منہ یکون حملاً لہ علی المعصیۃ وإعانۃ لہ علی ذلک" ترجمہ: اور اس سے خریدنا اسے گناہ پر ابھارنا اور گناہ پر اس کی مدد کرنا ہے۔ **(فتاوی خانیہ، ج02، ص142، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

13 جمادی الاولی 1442ھ/29 دسمبر 2020ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے